بسم اللہ الرحمن الرحیم

منتخب فتاوی

آیۃ اللہ خامنہ ای

انتخاب و ترجمہ

ثقۃ الاسلام

طلعت سیدہ



پاکستان کتابخانہ مرتضوی کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منتخب فتاوی

آیۃ اللہ خامنہ ای

انتخاب و ترجمہ

ثقۃ الاسلام

طلعت سیدہ



پاکستان کتابخانہ مرتضوی کراچی

کتاب کا نام: منتخب فتاویٰ

حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای مدظلہ العالی

تلخیص و ترجمہ: ثقتہ الاسلام طلعت سیدہ

تاریخ تالیف: ۱، رجب ۱۴۱۵ھ / ۵ دسمبر ۱۹۹۴ء

ناشر: کتابخانہ مرتضوی، کراچی، پاکستان

تاریخ اشاعت: ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۵ء

ملنے کا پتہ: خراسان بک سینٹر، کراچی

۱۲، سنیعہ آرکیڈ بریٹو روڈ، کراچی نمبر ۷۴۸۰۰

فون :- ۷۲۲۱۷۱۰ / ۷۲۰۴۷۱۷

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

انتساب

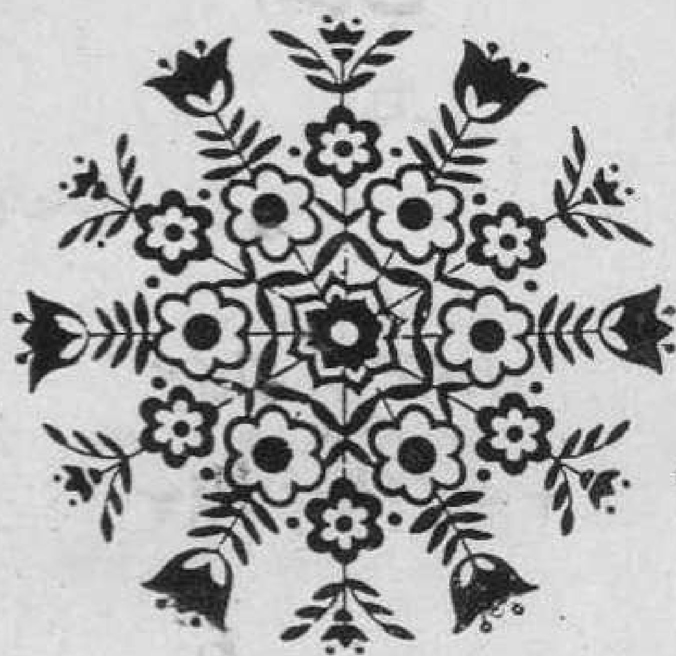
میری امی! یہ حقیر کاوش
آپ ہی کی تربیت کا ثمر ہے۔

آپ کی بیٹی

طلعت سیدہ

۱، رجب ۱۴۱۵ھ

۵ دسمبر ۱۹۹۴ء



بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

ناشر کے قلم سے

کتابخانہ مرتضوی،
ملک کی مایہ ناز دانشمند اور فقیہہ اور محدثہ خاتون
جناب ثقتہ الاسلام طلعت سیدہ دامت توفیقاتہا
کا شکر گزار ہے کہ انہوں نے ملک و ملت کی ضرورت کے پیش نظر ہماری درخواست کو شرفِ قبولیت بخشا
اور
رہبر عالی قدر مرجع جہان تشیع حضرت آیت اللہ العظمیٰ
حاج سید علی بن جواد حسینی خامنہ ای
مدظلہ العالی
کے موجود فتاویٰ کا ایک منتخب مجموعہ اردو زبان میں مرتب کر دیا۔
جناب طلعت سیدہ اپنے علمی و فقہی مرتبہ کے لحاظ سے پڑھے لکھے طبقے میں اس قدر معروف ہیں کہ انہیں،
حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج سید شہاب الدین نجفیؒ
حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج شیخ محمد علی اراکیؒ
حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج سید ابن حسن نجفی مدظلہ
حضرت آیت اللہ العظمیٰ استاد محمد تقی جعفری مدظلہ
حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج شیخ ناصر مکارم شیرازی مدظلہ
کی طرف سے روایت حدیث کے اجازے بھی حاصل ہیں۔
اسی طرح،
کتابخانہ مرتضوی، خراسان بک سینٹر کراچی کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتا ہے

جس نے اس مختصر لیکن انتہائی اہمیت کی حامل کتاب کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا۔

ہماری دعا ہے کہ،

اللہ تعالیٰ ان کے توفیقات میں اضافہ کرے

اور

اسلام کے پرچم کو سربلندی مرحمت فرمائے۔

آمین بحق محمد وآلہ الطاہرین

کتابخانہ مرتضوی

کراچی ، پاکستان

۱۵ شعبان المعظم ۱۴۱۵ھ ۱۷ جنوری ۱۹۹۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

کتاب سے پہلے

اس صدی میں،
امام خمینی رضوان اللہ تعالی علیہ
نے
اسلام اور فقہ
کو
ایک عظیم الشان ارتقائی مرحلہ
سے
آشنا کیا۔
فقیہ کی حکومت
نیز
ولی امر مسلمین
کا
واقعی اور عملی وجود
اور
ایک واقعی شرعی و اسلامی حکومت
کا
استمرار
اللہ تبارک و تعالیٰ
کے
اس صالح بندے

اور،
اس عظیم الشان انسان
کی
سب سے بڑی خدمت ہے۔
امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ
کی
رحلت کے بعد
ولی امر مسلمین کی حیثیت سے
حضرت آیت اللہ العظمیٰ حاج سید علی بن جواد حسینی خامنہ ای مدظلہ العالی
کا تقرر،
تشیع اور اسلام
کی تاریخ مرجعیت
کا
ایک سنہرا باب ہے۔
میری بہت بڑی سعادت ہے کہ
میں،
اسلامیانِ عالم
اور
شیعیانِ جہان
کے
اس عظیم الشان مرجع،
کے
فتاویٰ کا ایک منتخب مجموعہ

اردو زبان

میں

پیش

کر رہی ہوں۔

میری دعا ہے

کہ

اللہ تبارک و تعالیٰ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور

ان کی پاک و پاکیزہ آل علیہم السلام

کے

تصدق میں

اسلامیانِ عالم

کو

قوتِ ایمان و عمل

سے

آراستہ و پیراستہ فرما کر

ظہورِ حضرت بقیتہ اللہ

علیہ آلاف التحیتہ و الثناء

میں تعجیل فرمائے۔

ہمیں،

ان کے جاں نثاروں

میں

شامل فرمائے

اور

مسلمانوں

کے

بگڑے ہوئے حالات

کو

اپنی نصرت و مدد کے ذریعہ بدل دے۔

آمین

طلعت سیدہ

۱، رجب ۱۴۱۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقلید

عدالت :

س ۔۱ : مجتہد اور مرجع تقلید نیز امام جماعت میں جو عدالت ضروری ہے کیا اس میں کمی زیادتی کا فرق ہے ؟

ج : مرجع تقلید کے مقام کی اہمیت اور حساسیت کے سبب احوط یہ ہے کہ اس میں عدالت کے علاوہ ضروری ہے کہ وہ :

الف ۔ مادیات پر توجہ نہ دیتا ہو ۔

ب ۔ نفس امارہ پر مکمل تسلط رکھتا ہو ۔

تقلید اعلم :

س ۔۲ : غیر اعلم کی تقلید کے سلسلہ میں آپ کا کیا فتویٰ ہے ؟

ج : جن مسائل میں اس کا فتویٰ اعلم کے فتویٰ سے مختلف نہ ہو ان میں اس کی تقلید میں کوئی حرج نہیں ۔

س ۔۳ : جن مسائل میں اعلم نے احتیاط مستحب کا حکم دیا ہو ، کیا ان میں "الاعلم فالاعلم" کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے ؟

ج : جن مسائل میں اعلم نے صریح فتویٰ دیا ہو ان میں "الاعلم فالاعلم" کی طرف رجوع نہیں کیا جاسکتا ہے ۔

س ۔۴ : اعلمیت کا معیار کیا ہے ؟

ج : اعلمیت سے مراد یہ ہے کہ:

الف ۔ وہ، فقہ کے مدارک (قرآن، حدیث، عقل، اجماع) نیز فقہی قواعد (اصول فقہ) کا دوسروں سے زیادہ عالم ہو۔

ب ۔ پیش آنے والے مسائل کے نظائر، مثالوں اور احادیث کے مفاہیم کے سلسلہ میں اس کا مطالعہ اور اس کی گرفت دوسروں سے زیادہ ہو۔

ج ۔ وہ دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ اچھی قوتِ فہم اور قوت استنباط کا حامل ہو۔

س ح ۔ ۵ : اگر تقلید شروع کرنے والے یا مرنے والے مجتہد کے مقلد کے لئے کسی بھی وجہ سے اعلم کی شناخت مشکل ہو، مثال کے طور پر دلائل واضح نہ ہوں، یا دلائل تک اس کی رسائی اور پہنچ مشکل ہو، یا اعلمیت تین یا تین سے زائد افراد میں منحصر ہو تو ایسی صورت میں اگر وہ ان میں سے کسی کی بھی تقلید کرے تو کیا وہ بری الذمہ قرار پائے گا؟

یا،

اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ بہرصورت تحقیق کرے خواہ اس تحقیق میں کتنی ہی مدت کیوں نہ لگے؟

ج : جن مسائل میں اعلم کا فتویٰ، غیر اعلم کے فتویٰ سے مختلف نہ ہو ان میں کسی ایک کی تقلید کافی ہے، خواہ وہ غیر اعلم ہی کیوں نہ ہو۔

البتہ،

جن مسائل میں اختلاف ہے ان میں اعلم کی تقلید واجب ہے۔ ایسی صورت میں،

اگر اعلم کا علم نہ ہو تو ؛

الف ۔ اس کی تقلید کرے جس کی اعلمیت کا شبہ یا احتمال ہو ۔

ب ۔ اگر دونوں یا سب اعلمیت میں مساوی ہوں تو جس کی چاہے تقلید کرے ۔

بقاء پر تقلید میت :

س ۔۶ : کیا تقلید میت پر باقی رہنے کے لئے اعلم کی اجازت ضروری ہے ؟

یا ،

کسی بھی مجتہد کی اجازت سے میت کی تقلید پر باقی رہا جاسکتا ہے ؟

ج : اگر موجود فقہاء میت کی تقلید پر باقی رہنے میں متفق ہوں تو اس مسئلہ میں اعلم کی تقلید ضروری نہیں ہے ۔

س ۔۷ : میت کی تقلید پر باقی رہنے کا جواز کس طرح کا ہے ؟

کیا یہ جواز مطلق ہے یا نہیں ؟

براہِ کرم اس کے حدود بیان فرمائیے ۔

ج : ابتدائی طور پر یعنی شروع ہی سے میت کی تقلید کرنا جائز نہیں ۔

لیکن ،

جب کسی زندہ مجتہد کی تقلید شروع کر دی جائے اور کچھ مسائل میں اس کے فتاویٰ پر عمل کر لیا جائے پھر وہ مجتہد مرجائے ، تب مقلد اس کی تقلید پر باقی رہ سکتا ہے اور اس صورت میں وہ اس کے ان تمام فتاویٰ پر بھی عمل کر سکتا ہے جن پر اس نے اس مجتہد کی زندگی میں عمل نہیں کیا تھا ۔

تقلید اور اطاعتِ ولی فقیہ :

س ـ ۸ : کیا ولی فقیہ کی موجودگی میں کسی اور شخص کی تقلید کی جاسکتی ہے ؟

ج : اس میں کوئی حرج نہیں ـ البتہ فقہی فروعات میں ضروری ہے کہ مجتہدِ اعلم کی تقلید کی جائے ـ

س ـ ۹ : کیا ولی فقیہ کے احکام پر عمل سب مسلمانوں کے لئے واجب ہے ؟
یا،
یہ وجوب صرف ان مسلمانوں کے لئے ہے جو ولی فقیہ کے مقلد ہیں؟
نیز،
اگر کوئی شخص کسی ایسے فقیہ کی تقلید کرتا ہے جو فقیہ کی ولایتِ عامہ کا قائل نہیں ہے تو اس کے لئے ولی فقیہ کے احکام کی اطاعت کا کیا حکم ہے ؟

ج : شیعہ فقہ میں ، ولی امر مسلمین یعنی ولی فقیہ کے ان تمام احکام نیز اوامر و نواہی کی اطاعت تمام مسلمانوں حتیٰ کہ تمام فقہائے عظام پر واجب ہے جو وہ ولی امر کی شرعی حیثیت میں دیتا ہے تو پھر ان کے مقلدوں پر کیسے واجب نہ ہو گی ! ؟
ہماری نظر میں ولایتِ فقیہ اور اسلام نیز ولایت ائمہٴ اہلِ بیت علیہم السلام کی اطاعت کا وجوب و لزوم الگ الگ اور ایک دوسرے سے جدا ہونے والی چیزیں نہیں ہیں ـ

س ـ ۱۰ : اگر کوئی شخص ولی فقیہ کے علاوہ کسی اور کی تقلید کرتا ہے ، تو اس کے لئے ولی فقیہ کا حکم اور فتویٰ کس حد تک دوسرے مجتہد کے

فتاویٰ پر مقدم ہو گا؟

ج : جہاں بھی فتویٰ اور ولی فقیہ کے حکم میں تعارض اور اختلاف ہو وہاں ولی فقیہ کا حکم مقدم ہے۔

س ۔۱۱ : ولی امر مسلمین اور ولی فقیہ کے ان اقوال، خطبوں اور بیانات کی مخالفت کے سلسلہ میں آپ کا کیا فتویٰ ہے جو ان کی رائے تو واضح کرتے ہیں مگر ہم عصر سیاسی اصطلاح یا عرف میں انہیں "حکم" کا درجہ حاصل نہیں ہوتا؟

کیا ان کی اطاعت تمام مسلمانوں پر واجب ہے؟

ج : بیانات کے موارد اور نوعیتیں مختلف ہیں۔

حقوق شرعیہ کی ادائیگی اور ولی فقیہ :

س ۔۱۲ : کیا حقوق شرعیہ ولی فقیہ کو دے کر انسان کا فریضہ ادا ہو جاتا ہے؟

ج : جی ہاں۔

س ۔۱۳ کیا جو حضرات ولی فقیہ کے علاوہ کسی اور شخص کے مقلد ہیں وہ اپنے اوپر واجب حقوق شرعیہ ولی فقیہ کو دے سکتے ہیں؟

ج : ان کے لئے جائز ہے اور وہ ایسا کر سکتے ہیں۔

طہارت و نجاست

اہلِ کتاب :

س ۔ ۱۴ : اہل کتاب پاک ہیں یا نجس ؟

ج : بعید نہیں ہے کہ اہل کتاب ذاتی طور پر پاک ہوں ۔
اس لئے ،
جو چیزیں تر حالت میں ان کے بدن سے اس طرح مس ہوں کہ رطوبت ایک دوسرے میں سرایت کرے ان سے اجتناب اور بچنا واجب نہیں ہے ۔

الکحل :

س ۔ ۱۵ : اکثر دواؤں خاص طور سے پی جانے والی دواؤں ، اسی طرح سے اکثر پرفیومز (خوشبوؤں) خاص طور سے باہر سے آنے والے پرفیومز میں ، الکحل استعمال ہوتا ہے جو دراصل نشہ آور اشیاء (مسکرات) میں سے ہے ۔
تو کیا ،
آپ ان چیزوں کی خرید و فروخت ، بنانے اور استعمال کرنے نیز استفادوں کی اجازت دیتے ہیں ؟
اور آیا ،
یہ اجازت فقط ان لوگوں کے لئے ہے جو اس بات کو نہیں جانتے یا ان کے لئے بھی جو اس بات کو جانتے ہیں ؟

ج : جس الکحل کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ وہ ایسی نشہ آور چیز سے

بنا ہے بنیادی اور اساسی طور پر مائع اور نشہ آور ہے یا نہیں، وہ شرعاً پاک ہے۔

اور،

نہ تو اس کی خرید و فروخت میں کوئی حرج ہے اور نہ ان مائع اور سیال چیزوں کے استعمال ہی میں کوئی حرج ہے جن میں وہ شامل ہے۔

پیشاب :

س ۔۱۶ : کیا پیشاب کے بعد، پیشاب کے مقام کو ایک دفعہ دھونا کافی ہے ؟

ج : جی ہاں ! ایک دفعہ دھونا کافی ہے۔

حیض و استحاضہ :

س ۔۱۷ : جس عورت کی عادت معین ہو، مثلاً اس کی عادت سات (۷) دن ہو لیکن کسی دوا کے استعمال کی وجہ سے وہ بارہ (۱۲) دن خون دیکھے تو یہ اضافی دن حیض میں شمار ہوں گے یا استحاضہ میں ؟

ج : اگر دسویں دن کے اختتام پر خون نہ رکے تو عادت کے دنوں کے برابر حیض ہوگا اور باقی استحاضہ۔

جنابت :

س ۔۱۸ : اگر عورت کے رحم میں دخول کے بغیر منی داخل کردی جائے تو کیا یہ جنابت کا سبب بنے گی ؟

ج : جنابت ؛

الف ۔ حشفہ کے برابر داخل ہونے

ب ۔ انزال

ج ۔ منی کے نکالے یا نکل جانے کے علاوہ اور کسی طریقہ سے متحقق نہیں ہوتی۔

حرام سے جنب ہونے والے کا پسینہ :

س ۔ ۱۹ : حرام سے جنب ہونے والے کے پسینہ کا کیا حکم ہے ؟

ج : پاک ہے، مگر احتیاط اس میں ہے کہ اس کے ساتھ نماز نہ پڑھے۔

غسل :

س ۔ ۲۰ : جو شخص بلوغ کے وقت غسل کے وجوب اور اس کے طریقہ سے ناآشنا ہو اور مثلاً دس سال تک متوجہ نہ ہو۔ پھر دس سال کے بعد اسے تقلید اور غسل کے وجوب وغیرہ کا علم ہو، تو اس کے روزہ اور نماز کی قضا کے سلسلہ میں کیا حکم ہے ؟

ج : اگر اس کو اس بات کا علم تھا کہ احتلام اور منی کے نکلنے اور جنابت کے دوسرے اسباب سے انسان مجنب ہو جاتا ہے۔

لیکن،

نماز اور روزہ کے لئے غسل کے وجوب سے ناآشنا تھا،

اور،

اس کی یہ ناآشنائی اور جہالت تقصیراً یعنی اس کی کوتاہی کی وجہ سے تھی،

تو،

اس نے جو نمازیں اور روزے جنب حالت میں ادا کئے ہیں ان کی قضا بجالائے،

بلکہ،

اقویٰ یہ ہے کہ کفارہ بھی دے۔

البتہ،

اگر وہ سرے سے جنابت ہی سے ناواقف تھا اور روزہ کے دن طلوع فجر تک وہ اس طرف متوجہ ہی نہیں ہوا تو اس پر نہ قضا واجب ہے نہ کفارہ۔

س ۔۲۱ : اگر انسان شرم و حیا یا گرم پانی نہ ہونے کے سبب غسل جنابت نہ کرے تو کیا وہ اس کے بدلے تیمم کر سکتا ہے اور کیا ایسی صورت میں اسے نماز کے لئے وضو کرنا پڑے گا؟

ج : شرم و حیا، عذرِ شرعی نہیں ہے۔

البتہ،

اگر ٹھنڈے پانی سے غسل ممکن نہ ہو اور اس کے پاس پانی گرم کرنے کا کوئی وسیلہ نہ ہو تو تیمم کرلے۔

اسی طرح،

اگر وقت کی کمی کے سبب تیمم کرکے نماز پڑھ لے تو

دونوں صورتوں میں اس کی نماز صحیح ہے۔

س ۔۲۲ : غسل جنابت میں فقط سر اور جسم کی ترتیب کافی ہے یا دائیں اور بائیں کی ترتیب بھی ضروری ہے؟

ج : دونوں اطراف کی ترتیب بھی ضروری ہے ۔ اس طرح کہ دائیں

طرف کا حصہ دھونے کے بعد بائیں طرف کا حصہ دھویا جائے ۔

س ۔ ۲۳ : اگر کئی مستحب یا واجب یا مختلف غسل جمع ہو جائیں تو کیا ان میں سے کوئی ایک غسل ، دوسرے غسلوں کی جگہ کافی ہو گا ؟

ج : اگر ان میں غسل جنابت بھی شامل ہو اور غسل کرنے والا غسل جنابت کا قصد کرے تو یہ باقی غسلوں کے بدلے کافی ہو گا ۔

س ۔ ۲۴ : وہ کون سا غسل ہے جو نماز ، روزہ اور ان تمام اعمال کے لئے کافی ہے جن میں طہارت شرط ہے ؟

ج : غسل جنابت ہی وہ منفرد غسل ہے جو وضو کی جگہ بھی کافی ہے ۔
لیکن ،
باقی غسلوں کے بعد ان تمام اعمال کے بجالانے کے لئے وضو کی ضرورت ہے جن میں حدثِ اصغر سے طہارت شرط ہے ۔

س ۔ ۲۵ : اگر غسل جنابت کے دوران ، حدثِ اصغر صادر ہو جائے تو کیا نئے سرے سے غسل کرنا ضروری ہے یا غسل مکمل کر کے وضو کرنا کافی ہو گا ؟

ج : ایسی صورت میں نئے سرے سے غسل کرنا ضروری نہیں ہے اور غسل پر حدثِ اصغر کا کوئی اثر نہیں ہے ۔
اس لئے غسل تو پورا کرے ۔

البتہ ،
اس غسل کے بعد نماز وغیرہ کے لئے وضو کرنا ضروری ہے ۔

وضو :

س ۔ ۲۶ : جو رطوبتیں جسم سے طبیعی طور پر خارج ہوتی ہیں وہ اگر بالوں یا جسم پر ہوں تو کیا وضو میں حاجب (رکاوٹ) شمار ہوں گی ؟

ج : جب تک مکلف کی نظر میں یہ رطوبتیں اتنی زیادہ نہ ہوں کہ وہ پانی کو کھال یا بال تک پہنچنے سے روکیں اس وقت تک یہ حاجب نہیں ہوں گی ۔

س ۔ ۲۷ : اگر کوئی وگ پہنتا ہو اور وگ کے اتارنے میں اسے مشقت ہوتی ہو تو کیا وہ وگ پر مسح کر سکتا ہے ؟

ج : وگ پر مسح جائز نہیں ، بلکہ مسح کے لئے اس کا اٹھانا واجب ہے ۔ سوائے اس صورت میں ، کہ جب اتنی تکلیف یا مشقت ہو جس کا برداشت کرنا عام طور سے ممکن نہ ہو ۔

س ۔ ۲۸ : کیا پاؤں کے مسح میں مستحب ہے کہ انگلیوں کے نیچے کے ان حصوں پر بھی مسح کیا جائے جو چلتے وقت زمین پر لگتے ہیں ؟

ج : مسح کا مقام انگلیوں کے اوپر کے حصہ سے پیر کے ابھرے ہوئے حصہ تک کا مقام ہے اور انگلیوں کے نچلے حصہ کے مسح کا استحباب ثابت نہیں ہے ۔

اکل و شرب :

س ۔ ۲۹ : غیر اسلامی ممالک سے آنے والے پنیر، دودھ ، دودھ سے بنی ہوئی چیزوں نیز کھال اور چمڑے کا کیا حکم ہے ؟

ج : پنیر ، دودھ اور دودھ سے بننے والی چیزیں شرع میں ظاہری طور پر پاک ہیں ۔

لیکن ،

کھال اور چمڑا میتہ (مردہ) کے حکم میں ہے یعنی نجس ہے ۔

س ۔ ۳۰ : اگر کھجور، منقہ یا کشمش ابل جائے تو کیا حکم ہے ؟

ج : اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں یہ چیزیں فقط ابال آنے سے حرام نہیں ہوتیں ۔

س ۔ ۳۱ : انڈے میں جو خون پڑ جاتا ہے اس کا کیا حکم ہے ؟

ج : یہ خون پاک ہے ۔

آیاتِ قرآنی و اسماء مقدسہ :

س ۔ ۳۲ : کیا بغیر طہارت کے کتابتِ قرآن چھونے کی حرمت فقط اسی وقت ہے جب وہ مصحف شریف میں ہو یا یہ حکم ہر قرآنی کتابت کو شامل ہے خواہ وہ کسی لوح پر ہو یا دیوار وغیرہ پر ؟

ج : یہ حرمت مصحف شریف سے مخصوص نہیں ۔

بلکہ ،

یہ قرآن حکیم کے تمام آیات و کلمات کے لئے ہے ،

خواہ ،

یہ کسی اور کتاب ، رسالہ ، اخبار میں یا لوح یا دیوار وغیرہ پر ہی کیوں نہ ہوں ۔

س ۔ ۳۳ : وضو کے بغیر آیاتِ قرآنی کے علاوہ کن چیزوں کا چھونا یا مس کرنا حرام ہے ؟

ج : محدث پر (وضو کے بغیر) نہ صرف کتابتِ قرآن کا چھونا حرام ہے،
خواہ،
وہ کتابت پوری آیت کی شکل میں، ہو یا ایک کلمہ کی صورت میں،
حتیٰ کہ،
اگر کتابتِ قرآن فقط حروف یا مد یا تشدید یا اعراب کی صورت میں ہو تب بھی،
محدث کا اسے مس کرنا حرام ہے۔
بلکہ،
محدث پر اللہ تعالیٰ کے اسماء اور اس کے خاص صفات کا مس کرنا بھی حرام ہے۔
نیز،
احتیاط یہ ہے کہ انبیاء اور ائمہ کے اسماء بھی وضو کے بغیر مس نہ کئے جائیں۔

س۔۳۴ : جن تحریروں مثلاً آیاتِ قرآنی اور اسماء خداوندِ متعال، کو بغیر طہارت کے چھونا حرام ہے اگر ان کو کسی حرف کے اضافہ یا کمی کے ذریعہ بدل دیا جائے تو کیا بغیر وضو ان کا چھونا حرام نہیں رہے گا؟

ج : جو تحریر لفظ جلالہ کی نیت سے لکھی گئی ہو،
اس کی فقط تحریری صورت کے بدل دینے سے اس کا حکم نہیں بدل سکتا۔
البتہ،
اگر اس لفظ کی صورت اس طرح بدل دی جائے کہ اسے مٹا دیا جائے،

تب،
اس کا حکم بدل سکتا ہے۔
اگرچہ،
احوط یہ ہے کہ اس سے بھی بچا جائے۔

س ۔۳۵ : بعض اخبارات و رسائل جن میں اسم جلالہ یا بعض قرآنی آیات لکھی ہوتی ہیں، کیا:
الف : ان میں کھانا باندھا جا سکتا ہے؟
ب : ان پر بیٹھا جا سکتا ہے؟
ج : ان کو کھانے کے لئے دسترخوان کے طور پر بچھایا جا سکتا ہے؟
د : ان کو کوڑے دان میں ڈالا جا سکتا ہے؟

ج : ایسے اخبارات و رسائل سے اس قسم کے فائدے اٹھانے میں اس وقت تک کوئی حرج نہیں جب تک یہ استعمال عرف میں ہتک اور بے حرمتی نہ شمار ہو۔
کیونکہ،
ایسی چیز کی بے حرمتی حرام ہے جس پر اسم جلالہ یا آیاتِ قرآنی لکھی ہوں۔
اسی طرح،
اس کو ایسی جگہ ڈالنا بھی حرام ہے جہاں نجاست کا خطرہ ہو۔

نماز

اوقاتِ نماز :

س ۔۳۶ : نمازِ عصر کا وقت غروب شرعی تک ہے یا اذان مغرب تک ؟

ج : اذان مغرب تک ۔

س ۔۳۷ : کیا مہنیہ کے درمیانی حصہ میں ، جب چاند کی روشنی فجر صادق (صبح صادق) کی روشنی پر غالب ہوتی ہے ،
صبح کی نماز، فجر صادق کے طلوع ہوتے ہی پڑھی جا سکتی ہے ؟
نیز،
یہ کہ اس قسم کے موارد کی تشخیص عرف کے ذریعہ کی جانا چاہئے یا یہ مجتہد کا کام ہے ؟

ج : صبح صادق کے طلوع اور نمازِ صبح کے وقت کے لئے چاندنی راتوں اور باقی راتوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے ۔

طہارت :

س ۔۳۸ :
جو شخص وضو اور تیمم دونوں نہ کر سکتا ہو ،
کیا اس پر بھی نماز واجب ہے ؟

ج : ایسے شخص پر نماز کا وقت میں ادا کرنا واجب نہیں
اگرچہ احوط یہ ہے کہ وقت پر نماز پڑھے اور قضا بھی بجا لائے ۔

س ۔۳۹ : وقت کی کمی یا تنگی کے سبب کیا جنب تیمم کے ساتھ، اپنے نجس بدن اور کپڑوں میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ یا وہ طہارت اور غسل کے بعد قضا کر کے پڑھے؟

ج : اگر وقت اتنا کم ہو کہ بدن اور کپڑے پاک نہ کئے جا سکتے ہوں، کپڑے بدلنا بھی ممکن نہ ہو، یا سردی وغیرہ کے سبب سے برہنہ نماز پڑھنا بھی ممکن نہ ہو،

تو،

ایسی صورت میں انسان کو چاہیے کہ وہ غسل کے بجائے تیمم کر کے نجس حالت میں نماز ادا کرے۔

اور اس کی یہ نماز اس کے لئے کافی ہو گی نیز قضاء کی ضرورت نہیں ہو گی۔

قرائت :

س ۔۴۰ : اگر کوئی شخص حروف کو صحیح ادا نہ کرتا ہو یا زیر کے بجائے زبر یا اس کے برعکس ادا کرنے کا عادی ہو، اور اسے کافی عرصہ بعد اس بات کا علم ہو،

تو،

جو نمازیں اس نے اب تک پڑھی ہیں، کیا اس پر ان کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے؟

ج : گذشتہ نمازیں صحیح ہیں اور ان کا دوبارہ پڑھنا واجب نہیں۔

س ۔۴۱ : اگر کسی شخص کی عادت ہو، یا شروع سے نیت ہو کہ وہ نماز میں حمد و اخلاص پڑھے گا اور بھولے سے سورہ معین کئے بغیر بسم اللہ پڑھ لے

تو کیا اس پر واجب ہے کہ وہ دوبارہ سورہ معین کر کے بسم اللہ دہرائے ؟

ج : ایسے شخص پر بسم اللہ کا دہرانا واجب نہیں ہے ، بلکہ ،
اس کو چاہیئے کہ اس نے جو بسم اللہ سورہ معین کئے بغیر پڑھی ہے اسی پر اکتفا کر کے کوئی بھی سورہ پڑھ لے ۔

س ۔۴۲ : کیا نمازی کے لئے جائز ہے کہ وہ نماز میں :
الف ۔ حمد پڑھتے وقت :
" غیر المغضوب علیهم " اور " ولا الضالین " کو ملا کر پڑھنے کے بجائے ، ان دونوں کے درمیان رکے اور وقفہ دے ۔
ب ۔ تشھد میں :
" اللهم صل علی محمد " اور " وآل محمد " کے درمیان وقفہ دے ۔

ج : اگر وقفہ فقط اتنا مختصر ہو جس سے جملہ نہ ٹوٹے تو کوئی حرج نہیں ۔

متفرقات :

س ۔۴۳ :
اگر کوئی خاتون سجدہ گاہ پر اس طرح سجدہ کرتی رہی ہو کہ پردہ کے سبب اس کی پیشانی خاص طور سے سجدہ کی جگہ کپڑے سے ڈھکی رہی ہو تو کیا اس پر ان تمام نمازوں کا دہرانا واجب ہے ؟

ج : اگر وہ سجدہ کے دوران اس بات کی طرف متوجہ نہ رہی ہو کہ

سجدہ گاہ اور پیشانی کے درمیان کوئی رکاوٹ موجود ہے تو نماز کا دہرانا واجب نہیں ہے۔

س ۔ ۴۴ : اگر کوئی خاتون نماز کے دوران اپنے کچھ بال کھلے ہوئے دیکھے اور انہیں فوراً چھپا لے ، تو کیا اس کے لئے اس نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری ہے ؟

ج : جب تک ارادتاً بالوں کو نہ کھولے اس وقت تک نماز کا دہرانا واجب نہیں ہے۔

سجدۂ واجبِ قرآن :

س ۔ ۴۵ : ریڈیو یا ٹیلی ویژن سے آیاتِ سجدہ سننے پر سجدہ واجب ہے یا نہیں ؟

ج : اگر تلاوت ٹیپ کے ذریعہ نشر ہو رہی ہو تو واجب نہیں ہے۔

نمازِ جمعہ :

س ۔ ۴۶ : امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی غیبت کے زمانہ میں نماز جمعہ کے لئے کیا حکم ہے ؟

ج : واجب تخییری ہے۔

س ۔ ۴۷ : ظہر شرعی کے بعد نمازِ جمعہ کب تک پڑھی جا سکتی ہے ؟

ج : نمازِ جمعہ کا وقت ظہر کے معروف وقت سے لے کر اس وقت تک ہے جب شاخص (جو چیز سایہ ناپنے کے لئے کھڑی کی جاتی ہے) کا سایہ اس کے ۲/۳ کے برابر ہو جائے۔

س ۔ ۴۸ : اگر نمازی کا فریضہ قصر ہو اور وہ امام کے پیچھے نمازِ جمعہ ادا کرنا چاہے تو کیا اس کی نمازِ جمعہ صحیح ہو گی ؟

ج : مسافر، اگر ماموم ہو تو اس کی نمازِ جمعہ اس صورت میں صحیح ہو گی کہ وہ ان لوگوں میں شمار نہ ہو جن کی تعداد کی تکمیل کے بغیر نمازِ جمعہ کا قیام ممکن نہیں ۔

امامِ جماعت کی عدالت و قرائت :

س ۔ ۴۹ : کیا نمازِ جمعہ کی امامت کے لئے عدالت اور قرائت کا صحیح ہونا اس طرح شرط ہے کہ اگر ان دونوں میں سے ایک بھی کم ہو تو اس کو جمعہ نہیں پڑھانا چاہیے ؟

ج : جمعہ کی امامت میں امام کی عدالت اور اس کی قرائت کے صحیح ہونے میں وہی شرطیں ہیں جو روزمرہ کی نمازوں کے لئے ہیں ۔

اور،

اس صحت و عدالت کا دار و مدار اقتداء کرنے والے کی نظر سے مشروط ہے ۔

یعنی یہ کہ،

اگر کسی کی نظر میں امامِ جماعت کی عدالت ثابت نہیں ، یا قرائت درست نہیں ، تو اس کے لئے اس امام کی اقتداء میں نمازِ جمعہ ادا کرنا درست نہیں ۔

اور،

اگر اس کے باوجود، وہ اقتداء کرے تو یہ نماز اس کے لئے نمازِ ظہر کی جگہ کافی نہیں ہو گی ۔

س ۔ ۵۰ : جو شخص خود کو عادل نہ سمجھتا ہو، اور بعض موقعوں پر امامِ جماعت بننے پر مجبور ہو تو اس کا فریضہ کیا ہے؟

ج : اگر، ماموم اس کی عدالت پر اعتقاد رکھتے ہوں تو ان کا اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا درست ہے۔

س ۔ ۵۱ : جب امام کو معلوم ہو جائے کہ وہ بعض حروف صحیح طور سے نہیں ادا کر پاتا،
تو کیا،
اس پر واجب ہے کہ وہ اپنی اقتداء میں نماز پڑھنے والوں کو اس بات کی اطلاع دے؟

ج : جی نہیں!
اس کے لئے ضروری نہیں کہ وہ نمازیوں کو اطلاع دے۔

نیز،
جن نمازیوں کو اس کی غلطی کا علم نہیں ہے، اس کی اقتداء میں ان کی نماز درست ہے۔

س ۔ ۵۲ : جو شخص مثال کے طور پر لکنت کے سبب بعض حروف کو صحیح طور سے ادا کرنے کے قابل نہیں ہے،
کیا،
وہ امامِ جمعہ بن سکتا ہے؟

ج : اس قسم کے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں جو حروف کی صحیح ادائیگی پر قادر نہ ہو۔

س ۔ ۵۳ : یہ جان لینے کے بعد کہ امامِ جمعہ اور اس کی صلاحیت کا تعین ولی فقیہ کی طرف سے ہونا چاہیئے،

کیا،

ایسے شخص کا عذر قابل قبول ہے جو اس سبب سے نمازِ جمعہ میں شرکت نہیں کرتا کہ وہ جانتا ہے کہ،

امامِ جمعہ عادل نہیں ہے،

یا،

وہ کسی خاص سیاسی پارٹی کا حامی ہے؟

ج : مومنین کرام کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے کہ توہمات اور بلاوجہ کے سوءِ ظن اور بدگمانیوں کے سبب خود کو نمازِ جمعہ جیسے سیاسی و عبادی عمل کے ثواب اور فضیلت سے محروم کریں۔

البتہ،

امامِ جمعہ کی عدالت کی پہچان ہر مکلف کا ذاتی فریضہ ہے۔

آدابِ جماعت :

س ۔ ۵۴ : اگر ماموم قرائت سن کر متوجہ ہو کہ امام بعض حروف کو صحیح طور پر ادا نہیں کر رہا ہے تو اس کا وظیفہ کیا ہے؟

ج : اگر حمد اور سورہ کے حروف کی ادائیگی کا طریقہ نمازی کی نظر میں ایسا نہیں ہے جس کے سبب امام کی نماز باطل ہو جائے تو یہ بات اقتداء اور جماعت کی صحت کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔

س ۔ ۵۵ : کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان جماعت کی قداست اور احترام کی خاطر ایسے امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے پر مجبور ہوتا ہے جس کو عادل

نہیں سمجھتا۔

ایسی صورت میں،

اگر نماز جہری (بلند آواز سے پڑھی جانے والی) ہو،

جیسے صبح یا مغرب یا عشاء کی نماز،

تو کیا،

وہ احترام نماز کی خاطر حمد و سورہ کو آہستہ آواز میں پڑھ سکتا ہے؟

ج : اس طرح کے موقعوں پر اخفات (یعنی آہستہ آواز میں پڑھنے) کے معنی یہ ہیں کہ اس نے جہر کے مقام پر ارادتاً اور عمداً اخفات کیا،

اور یہ صحیح نہیں ہے۔

بلکہ،

نماز کے باطل ہونے کا سبب بن جاتا ہے۔

س ۔ ۵۶ : کیا، امام کی تیسری اور چوتھی رکعت میں ماموم کے لئے جائز ہے کہ وہ امام کے رکوع میں چلے جانے کے باوجود حمد اور سورہ یا تسبیحاتِ اربعہ میں مشغول رہے،

نیز،

کیا، ایسی صورت میں نمازی کا حمد اور سورہ کو نامکمل چھوڑ کر رکوع میں چلا جانا جائز ہے؟

ج : ایسی صورت میں نمازی پر واجب ہے کہ وہ حمد یا سورہ کو پورا کرے اور تسبیحاتِ اربعہ کو کم از کم ایک مرتبہ مکمل پڑھ لے۔

پھر،

اگر وہ اس وجہ سے رکوع میں امام سے نہ مل سکے،

تو،

اس کے لئے سجدہ میں امام سے جا ملنا کافی ہو گا۔

س ۔۵۷ : اگر کوئی شخص جماعت کی تیسری رکعت میں شامل ہو،
مگر،
اس کا خیال ہو کہ یہ پہلی رکعت ہے، اس لئے وہ قرأت نہ کرے،
تو کیا،
اس پر نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے ؟

ج : اگر وہ رکوع سے پہلے متوجہ ہو جائے، تو اس کو قرأت کرنا ہو گی۔
لیکن،
اگر رکوع کے بعد متوجہ ہو تو اس کی نماز صحیح ہے، اور اس پر کچھ نہیں ہے۔
اگرچہ،
احتیاط مستحب یہ ہے کہ قرأت ترک کرنے کے سبب دو سجدۂ سہو بجا لائے۔

روزہ

س ۔۵۸ : اگر روزہ دار کسی شہر میں غروب کے بعد افطار کرے پھر دوسرے شہر جائے اور وہاں کے غروب سے پہلے پہنچ جائے
تو،
باقی دن وہ کیا کرے ؟ کیا وہ مفطر رہ سکتا ہے ؟

ج : ایسے شخص کا روزہ صحیح ہے ۔ وہ ایک شہر میں غروب کے بعد افطار کرنے کے سبب، دوسرے شہر میں اس شہر کے غروب سے پہلے مفطر

رہ سکتا ہے۔

رویتِ ہلال

س ۔۵۹ : رویتِ ہلال کے ثبوت کے لئے وحدتِ افق شرط ہے یا نہیں ؟

ج : کسی شہر میں چاند کا دیکھا جانا، اس کے قرب و جوار کے شہروں، نیز ان شہروں کے لئے کافی ہے جہاں سورج بعد میں غروب ہوتا ہے۔ اس کے برعکس نہیں۔

تحصیلِ علم

والدین کی اجازت :

س ۔۶۰ : کیا، آج کل تحصیلِ علم کے سلسلہ میں والدین کی اجازت شرط ہے ؟

ج : والدین کی اجازت قطعاً شرط نہیں ہے۔

حقوقِ شرعیہ اور طلاب :

س ۔۶۱ : علوم دینی کے طالبِ علم کو حقوقِ شرعیہ میں سے جو کچھ ملتا ہے، کیا وہ اس کی ملکیت ہو جاتا ہے اور وہ اس کو جس طرح سے چاہے خرچ کر سکتا ہے ؟

یا،

وہ ان حقوقِ شرعیہ کو فقط خاص کاموں ہی میں خرچ کر سکتا ہے ؟

اور،

اگر ایسا ہے، تو وہ کون کون سے کام ہیں ؟

ج : طالبِ علم کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے زمانہ طالبِ علمی میں حقوق شرعیہ کو ان تمام معاملات میں خرچ کرے جو عرفاً اس کے لئے ضروری اور اس کے شایان شان ہیں۔

مشنری اسکول :

س ۔ ۶۲ : اگر گمراہ عقائد سے بچوں کے متاثر ہونے کا اندیشہ نہ ہو، تو ان کو ایسے مدرسوں میں پڑھانے کا کیا حکم ہے جن میں بعض گمراہ کن عقائد کی تعلیم دی جاتی ہے؟

ج : اگر اس میں بچوں کے دینی عقائد کے خراب ہونے نیز باطل کی ترویج و اشاعت کا اندیشہ نہ ہو، اور ان کے لئے غلط اور گمراہ کن نیز فاسد مطالب پڑھنے سے پرہیز ممکن ہو تو کوئی حرج نہیں۔

کتبِ ضلال :

س ۔ ۶۳ : آیاتِ شیطانی جیسی کتابوں کا خریدنا اور پڑھنا کیسا ہے؟

ج : گمراہ کن کتابوں کا خریدنا اور محفوظ کرنا حرام ہے۔

یہ فقط اس صورت میں جائز ہے، جب اس کی تردید ضروری محسوس ہو اور خریدنے اور پڑھنے والا اس کام کی اہلیت بھی رکھتا ہو۔

مخلوط تعلیم :

س ۔ ۶۴ : مدرسوں میں لڑکوں اور لڑکیوں کا ساتھ پڑھنا کیسا ہے؟

ج : اگر حجابِ اسلامی کا خیال رکھا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ سوائے،

اس صورت کے کہ جب اس سے معین برائیاں پیدا ہوں۔

اقتصادیات

بیگاری اور بھیک :

س ۔ ۶۵ : جو شخص کام کرنے کی قوت رکھتا ہو،
اگر،
اس کے لباس و خوراک کی ذمہ داری کوئی اور شخص لے لے،
تو،
کیا، اس کے لئے اپنا کام چھوڑ کر گھر پر بیٹھا رہنا جائز ہے؟

ج : ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

س ۔ ۶۶ : اگر کوئی شخص کام کرنے کی قوت رکھتا ہو،
تو،
کیا، اس کے لئے جائز ہے،
کہ،
وہ لوگوں کے سامنے دستِ سوال دراز کرے اور ان کی بخشش پر اپنی زندگی گذارے؟

ج : جی نہیں۔

خون کی خرید و فروخت :

س ۔ ۶۷ : خون کا اس طرح بیچنا جس کے نتیجہ میں خریدار اس سے فائدہ اٹھا سکیں کیسا ہے؟

ج : اگر کسی عقلی طور پر مفید کام کے لئے ایسا کیا جائے تو شرعاً کوئی ممانعت نہیں ۔

حصص کی خرید و فروخت :

س ۔ ۶۸ : جو حصص مختلف صنعتی اور تجارتی ادارے یا بینک بیچتے ہیں ، ان کی خرید و فروخت کا کیا حکم ہے ؟

ج : اگر حصص ، کارخانہ یا کسی اور ملک سے متعلق ہوں ،
تو ،
ان کی خرید و فروخت ملکِ مشاع کی خرید و فروخت کی طرح ہے ،
اور ،
اس میں کوئی شرعی رکاوٹ اور ممانعت نہیں ہے ۔

لوگوں کے نجی یا عمومی سرمایہ میں تصرف :

س ۔ ۶۹ : اگر ،
کوئی شخص ، کسی سواری کی مقررہ اجرت سے کم دے ،
یا ،
سپر اسٹور سے بغیر پیسے دیئے چیزیں اٹھالے ،
اور ،
یہ کام اس طرح کرے کہ ڈرائیور ، دوکان کے مالک یا دوکان کے ملازموں کو نہ معلوم ہو سکے ،
تو ،
اس کا حکم کیا ہے ؟

ج : کسی کے مال میں اس کی اجازت کے بغیر،
اسی طرح،
حکومت یا نجی اداروں کے اموال میں مکمل اجرت ادا کئے بغیر تصرف جائز نہیں ہے۔

س ۔۷۰ : دنیا میں بسوں یا دوکانوں کا نظام کچھ اس طرح ہے کہ،
مثال کے طور پر،
بس میں کم کرایہ دے کر اس طرح دور تک کا سفر کیا جا سکتا ہے کہ ڈرائیور یا کنڈکٹر کو نہ معلوم ہو،

یا،
دوکانوں میں سے کچھ چیزیں پیسے دیئے بغیر اس طرح استعمال کی، یا کھائی، یا اٹھائی جا سکتی ہیں کہ مالک کو خبر ہی نہ ہو۔
ان اور اس قسم کے دوسرے موقعوں کے بارے میں شریعت کا حکم کیا ہے؟

ج : کسی بھی شخص کی چیز کو اس کی اجازت حاصل کئے بغیر، یا قیمت و اجرت ادا کئے بغیر استعمال کرنا یا اس سے فائدہ اٹھانا جائز نہیں،
خواہ،
اس کا تعلق کسی حکومت کے اموال سے ہو یا فرد سے۔

حکومتی اداروں کے اموال میں تصرف :

س ۔۷۱ : حکومتی اداروں کے وسائل، جیسے کاروں وغیرہ کو اگر ادارہ کے ذمہ دار افسر کی اجازت سے ذاتی استعمال میں لایا جائے تو کیسا ہے؟

ج : اگر اس کا وہ مخصوص ذمہ دار افسر اجازت دے جو اجازت دینے کا حق

رکھتا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

س ۔ ۷۲ : حکومتی اداروں کے ٹیلی فون وغیرہ کے نجی استعمال کا کیا حکم ہے ؟

ج : متعارف حد سے زیادہ استعمال ناجائز ہے
اور ،
اس پر غصب کا حکم لاگو ہوتا ہے۔

کافروں کے مال میں تصرف :

س ۔ ۷۳ : بنیادی طور پر کفار کے مال کا کیا حکم ہے ؟

ج : کسی کے مال میں تصرف کے سلسلہ میں ،
اس کی اجازت کے بغیر تصرف کرنے کی حرمت ایک ایسا حکم ہے جس میں مالک کے مسلمان اور کافر ہونے میں کوئی فرق نہیں۔

س ۔ ۷۴ : لبنان میں ایسے جنگجو گروہ ہیں ، جو مسلمانوں پر مسلسل اسلحہ اٹھائے ہوئے ہیں ،
اور ،
بہت سے ایسے گروہ اور لوگ ہیں ، جو مختلف طریقوں ، دامے ، درمے ، قدمے ، سخنے یعنی فکری ، اقتصادی ، زبانی یا اپنی حیثیت کے ذریعہ ان کی مدد کرتے ہیں۔
ایسے لوگوں کا کیا حکم ہے ؟
یہ ذمی شمار ہوں گے یا حربی۔

ج : وہ تمام کفار جو غیر اسلامی ملکوں اور غیر اسلامی حکومتوں میں رہتے ہیں ، وہ کفارِ حربی شمار ہوتے ہیں۔

لیکن،

اس کے یہ معنیٰ نہیں ہیں،

کہ،

ان کی جانیں، مال، یا عزتیں لوٹنا ہر شخص کے لئے حلال ہے،

بلکہ،

ان کے جان و مال و عزت و آبرو پر حملہ کرنا یا چھین لینا حرام ہے۔

اور،

یہ صرف اسی صورت میں جائز ہو سکتا ہے جب کہ ولی امر مسلمین کسی عظیم مصلحت کے تحت اس کا حکم دے۔

س ـ ۷۵: غبن (تجارت میں مال کے ناقص نکل آنے یا دھوکا ہو جانے) کی صورت میں اگر مغبون (دھوکا کھانے والا) کافر ہو تو کیا حکم ہے؟

ج: مغبون، خواہ کافر ہی کیوں نہ ہو، اس کو خیار غبن (تجارتی معاہدہ توڑ کر قیمت واپس لینے) کا حق حاصل ہے۔

ذخیرہ اندوزی:

س ـ ۷۶: شریعت میں احتکار کی حرمت کی کیا حد ہے؟

اور،

کیا اس جرم پر مالی جرمانہ کی سزا دی جا سکتی ہے؟

ج: شریعتِ اسلامی میں احتکار فقط ارزاق عمومی یعنی کھانے پینے کی اشیاء جیسے گندم، چاول، نمک وغیرہ میں منحصر ہے۔

لیکن،

عوامی مصلحت کے پیش نظر، حکومتِ اسلامی اس کا دائرہ ضرورت کی

دوسری اشیاء تک بھی پھیلا سکتی ہے۔

نیز،

ضرورت پڑنے پر ذخیرہ اندوزوں پر مالی جرمانہ بھی عائد کیا جاسکتا ہے

بینکنگ :

س ۔۷۷ : بینک عام طور سے اپنے کھاتہ داروں (اکاؤنٹ ہولڈرز) کو جو منافع دیتے ہیں، ان کا کیا حکم ہے؟

ج : اگر یہ اسلامی قانون کے مطابق درست تجارتی معاہدوں کے نتیجہ میں ہو تو حلال ہے۔

س ۔۷۸ : اس بات پر توجہ دیتے ہوئے کہ اکثر بینکوں میں اکاؤنٹ ہولڈرز کو اکاؤنٹ میں ان کی موجود رقم کے عوض ہر مہینہ ایک معین نفع ملتا ہے۔

لیکن اس حقوقی رابطہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ایک پارٹی مال لیتی ہے، وہی اس سے فائدے حاصل کرتی ہے اور وہی فائدے کی مقدار معین کرتی ہے،

جبکہ،

دوسری پارٹی ، جس کے پیسے ہیں ، اس کاروبار میں حاصل ہونے والے نفع یا نقصان میں شریک نہیں ہوتی۔

اس لئے،

اس ممیں فقہ اسلامی کے مضاربہ والی نہ تو کوئی منطقی شباہت ہے اور نہ ہی شرعی۔

تو کیا،

بینک اور لوگوں کے درمیان انجام پانے والا یہ معاملہ حرام سود والا معاملہ نہیں ہے؟

ج : اگر کوئی کھاتے دار بینک میں اپنی رقم قرض کے عنوان سے رکھوائے اور بینک اس کے مقابلہ میں سود کے عنوان سے زیادہ رقم ادا کرے تو یہ نفع اور سود حرام ہے۔

لیکن،

اگر یہ رقم قرض کے عنوان سے نہ رکھوائی گئی ہو، بلکہ بینک اکاؤنٹ ہولڈر کے وکیل کی حیثیت سے اس رقم سے کسی بھی اسلامی معاہدہ کے مطابق تجارت کرے اور بینک اپنی مزدوری کی اجرت لے کر حاصل شدہ نفع میں سے کھاتہ دار کے حصہ کے طور پر اسے کوئی زائد رقم ادا کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۔ ۷۹ : اس بات کے پیش نظر کہ بینک کے ذمہ دار لوگ بینک میں موجود رقوم پر دیئے جانے والے نفع کی شرح شروع ہی سے معین کر دیتے ہیں،

کیا،

بینکوں میں رقم جمع کرانا یا اپنی رقوم کو منجمد سرمایہ (فکس ڈیپازٹ) کے طور پر رکھنا جائز ہے؟

ج : اگر، راس المال کو شرعاً صحیح معاملات میں استعمال کرنے کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے فوائد کی تقسیم کی نسبت یا مقدار کا تعین کسر مشاع کے طور پر ہو، تو یہ معاملات کی صحت کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔

اور نہ ہی؛

پیسہ کے مشروع معاملات میں متحرک اور استعمال ہونے کی خاطر
بینک میں اس طرح پیسہ رکھوانے میں کوئی حرج ہے کہ،
بینک اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے نفع میں سے کچھ کو اپنی
مشقت اور محنت کے معاوضہ کے طور پر لے، اور کچھ کسر مشاع
کے طور پر راس المال کے مالکوں کو دے دے۔

س ۔ ۹۷ : اس منافع کا کیا حکم ہے جو بینک اپنے کھاتہ داروں کو معاہدہ کی شرط
کے سبب یا بغیر شرط کے دیتے ہیں؟

کیا،

یہ فوائد وصول کرنے کے لئے حاکم شرع یا اس کے وکیل سے رجوع
کرنا ضروری ہے؟

اسی طرح،

کیا بینکوں کے حکومتی، نجی، مشترک یا ان کے فقط مسلمانوں، فقط
کافروں یا مسلمان و کافر کے درمیان مشترک ملکیت ہونے سے فرق
پڑتا ہے؟

ج : تجارتی معاملات میں صحیح اسلامی معاہدوں (عقود) مثلاً مضاربہ،
شرکت، اجارہ، جعالہ اور اس طرح کے دوسرے معاہدوں کے ذریعہ
انعامات یا فوائد و منافع لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

رہا،

قرض پر فائدہ تو ایسا فائدہ فقط غیر مسلم ہی سے لیا جا سکتا ہے، خواہ
وہ، حکومت ہو یا شخص،

اور،

اس میں حاکم شرع یا فقیہ سے پوچھنے یا اجازت لینے کی کوئی ضرورت

نہیں ہے۔

س ۔ ۸۰ : اگر کسی کو بینک میں اکاؤنٹ یا کھاتہ کھولنے سے پہلے یہ علم ہو کہ مضاربہ یا حصص کی خرید و فروخت جیسے معاملات میں قانون پر صحیح طور سے عمل نہیں ہوتا،
تو کیا،
وہ نفع حاصل کرنے کی خاطر کھاتہ کھول سکتا ہے؟

ج : اگر رقم دینے والے کو علم ہو کہ اس کی رقم کو باطل معاملہ میں استعمال کیا گیا ہے تو اس کے نتیجہ میں جو نفع حاصل ہو، وہ اس میں کسی قسم کا تصرف نہیں کر سکتا۔
لیکن،
بینک میں موجود رقوم کی فراوانی، اور اس کے تجارتی معاملات کی قسموں، تعداد اور سمتوں کی کثرت کی موجودگی میں کسی کھاتہ دار کو یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ خاص طور سے اسی کے مال سے باطل معاملہ یا تجارت انجام پائی ہے؟
منجمد سرمایہ یعنی فکس ڈپازٹ سے ملنے والے منافع اور ان انعامات کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو بینک قرض الحسنہ کے کھاتہ داروں کو تشویق کے لئے دیتا ہے؟

ج : کسی بھی صحیح اسلامی عقد یا معاہدہ کے نتیجہ میں ملنے والے فوائد یا قرض حسنہ کے کھاتہ داروں کو ملنے والے انعامات شرعاً حلال ہیں۔

س ۔ ۸۰ : کم مدت کے لئے منجمد سرمایہ (فکس ڈپازٹ) پر مختلف شرحوں سے فائدے حاصل ہوتے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

ج : اگر یہ فائدے رقم کے مالک کے لئے انعام کے عنوان سے ہوں،
یا،
راس المال کے ایسے استعمال کے نتیجہ میں ہو جو شرعاً جائز ہے،
تو،
اس میں کوئی حرج نہیں۔
البتہ،
اگر یہ فائدہ قرض کے سود کے طور پر ہو تو حرام ہے۔

س ۔ ۸۲ : بینک، قرض پر فائدہ وصول کرتے ہیں۔ اس صورت میں ان سے قرض لینے کا کیا حکم ہے؟

ج : بینک یا کسی بھی شخص یا ادارہ سے ایسا قرض لینا حرام ہے جو ربوی ہو (یعنی جس میں واپسی کے وقت اضافی رقم دینے کی شرط ہو)
البتہ،
اصل قرضہ صحیح ہے اور قرض لینے والا اس رقم کا مالک ہو جائے گا جو اس نے قرض لی ہے۔

س ۔ ۸۳ : بینکوں میں ملازمت کا کیا حکم ہے؟
خواہ،
ملازم کا کام ایسے شعبہ میں ہو جو سود سے متعلق ہو،
یا،
ایسے شعبہ میں ہو جو سود سے متعلق نہ ہو جیسے رسیدیں لکھنے یا کھاتے سنبھالنے کا شعبہ۔

ج : بینکوں میں نوکری فقط اس صورت میں حرام ہے جب،

نوکری کرنے والے کا کام ان ربوی معاملوں سے متعلق ہو جو شرعاً حرام ہیں۔

س ۔ ۸۴ : کیا چیک، نقد رقم کی طرح ہے؟
کہ،
اگر مقروض، قرض خواہ کو چیک دے دے تو وہ بری الذمہ ہو جائے گا؟

ج : موارد کے اختلاف سے اس کا حکم مختلف ہے۔ قبض یعنی وصول اور بری الذمہ ہونے کا دار و مدار اس پر ہے کہ چیک کا دینا عرفاً رقم کے دینے کے مساوی اور چیک کا لینا عرفاً رقم کے لینے کے مساوی شمار ہوتا ہے یا نہیں؟

اشتہارات :

س ۔ ۸۵ : منار اسلامی ٹیلی ویژن بیروت آپ سے سوال کرتا ہے:
کیا سگریٹ کے اشتہار دینا جائز ہیں؟

ج : جو چیزیں شرعاً حلال ہیں ان کے اشتہار دینے میں کوئی حرج اور ممانعت نہیں ہے۔

خمس :

س ۔ ۸۶ : چونکہ عام طور سے لوگ مالی سال کے تعین کے مسئلہ کو اچھی طرح نہیں سمجھ سکے ہیں،
اس لئے،

دیکھنے میں آیا ہے کہ کچھ حضرات:

الف: اپنی درآمد کی کمی ۔

ب: اہل و عیال کی کثرت ۔

ج: قرض کی قسطوں کی ادائیگی

د: حج سے پہلے خمس کے حساب وغیرہ کے سبب،

اس مسئلہ کو تسلیم کرنے اور ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے ۔

اس لئے براہِ کرم آپ ہمیں بتائیں کہ:

الف: کیا مالی سال کے آغاز کا تعین مکلف پر آمدنی کی کسی خاص حد تک پہنچنے پر یا کسی اور شرط پر موقوف ہے ؟

ب: مالی سال کے آغاز کا تعین کیسے کیا جائے،

تا کہ،

ہم اپنے اموال کو پاک کر سکیں ؟

ج : جس شخص کی آمدنی کا کوئی بھی ذریعہ ہو اور یہ آمدنی کسی بھی مقدار میں کیوں نہ ہو،

اس کے لئے،

مالی سال کے آغاز کا تعین واجب ہے ۔

مالی سال اور خمس کے سال کی ابتداء،

اس دن سے ہوتی ہے جس دن، کسی شخص کو اپنی آمدنی کی پہلی رقم ملی ہو ۔

یوں سال کے آخر میں اس پر واجب ہے کہ وہ اپنی بچت پر سے خمس ادا کرے ۔

س ــ ۸۷ : سہم امام علیہ السلام حاکم شرعی (ایسا مجتہد جو حاکم اور ولی امر بھی ہو)

کے لئے خاص ہے یا تمام مراجع کو دیا جا سکتا ہے؟

ج : خمس کے دونوں حصے، یعنی سہم امام علیہ السلام اور سہم سادات، دراصل حکومت اسلامی کا حق اور اس کے حقوق و فرائض کا جزو ہیں

نیز،

ان دونوں کے خرچ کرنے کا حق ولی امر مسلمین ہی کو ہے۔

س -۸۸ : کیا کسی بھی مجتہد کا مقلد اگر اپنا خمس ولی امر مسلمین یا اس کے وکیل کو دے دے تو اس کا فریضہ ادا ہو جائے گا؟

ج : جی ہاں۔

س -۸۹ : کیا، آپ کے مقلد خمس میں سے سہم سادات خود سے مستحق سادات کو دے سکتے ہیں؟

یا،

ان کے لئے واجب ہے کہ وہ سہم سادات اور سہم امام علیہ السلام، دونوں ہی آپ کے وکلاء کو دیں تا کہ یہ وکلاء انہیں شرعی مصرف میں صرف کریں؟

ج : خمس میں سہم امام علیہ السلام اور سہم سادات کا ایک ہی حکم ہے،

اور،

یہ دونوں وکلاء ہی کو دیئے جانا چاہئے ہیں۔

س -۹۰ : ہدیہ میں خمس ہے یا نہیں؟

ج : ہدیہ میں خمس نہیں ہے۔

البتہ،

احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ جو سال بھر کے خرچہ سے بچ جائے اس میں سے خمس نکال دی جائے۔

آدابِ زندگی

لباس :

س ۔۹۱ : مردوں کے لئے آدھی آستین کی قمیص پہننے کا کیا حکم ہے ؟

ج : مردوں پر نامحرم عورتوں سے تمام بدن کا چھپانا واجب نہیں ہے ؟
لیکن ،
اگر علم ہو کہ نامحرم عورتوں کی نظر جمے گی
تو ،
گناہ پر مدد سے بچنے کی خاطر مرد کو چاہیئے کہ وہ ،
اپنے سر ، گردن اور ہتھیلیوں کے علاوہ تمام بدن کو چھپائے ۔

س ۔۹۲ : خواتین اگر ایسے موزے پہنیں جن سے پنڈلی کی کھال تو چھپ جائے ،
لیکن ،
خد و خال واضح رہیں ،
تو ،
اس کا کیا حکم ہے ؟
نیز ،
اس قسم کے موزوں کا خریدنا کیا حکم رکھتا ہے ؟

ج : اگر اس سے اخلاقی برائیاں نہ پھیلیں تو کوئی حرج نہیں ۔

س ۔۹۳ : اس لباس کا کیا حکم ہے جو حجابِ اسلامی کے عنوان سے رائج ہے ،

لیکن،
اس سے بدن کی ساخت کا کچھ حصہ نمایاں رہتا ہے ؟

ج : جہاں تک واجب پردہ کا تعلق ہے تو اس کے لئے شریعت میں کسی قسم کا لباس معین نہیں ہے۔
اس لئے،
ہر وہ لباس جس کے ذریعہ عورت کا جسم نامحرم سے چھپ جائے وہ کافی ہے۔
البتہ،
یہ بھی ضروری ہے کہ وہ خاص خد و خال جو نامحرموں کی توجہ کا مرکز بنتے ہیں نمایاں نہ ہوں۔

س ۔ ۹۴ : عام لوگوں اور نامحرموں کے سامنے بعض خواتین کے کچھ بال چادر یا مقنعہ سے باہر نظر آتے رہتے ہیں،
ان کے بارے میں شریعت کا حکم کیا ہے ؟

ج : ایسا کرنا جائز نہیں۔
واجب ہے کہ،
نامحرموں سے سر کے تمام بال چھپائے جائیں۔

س ۔ ۹۵ : خواتین کے لئے ایسے شوخ رنگ کے کپڑوں کا پہننا کیسا ہے جو لوگوں کی توجہ کا مرکز بنیں ؟

ج : جس لباس سے عورت کا بدن اور اس کے ابھار چھپ جائیں اس کا پہننا جائز اور کافی ہے۔
البتہ،

ایسے رنگ اور ڈیزائینوں کے لباس سے پرہیز واجب ہے جو جوانوں کی نگاہوں اور اشاروں کا مرکز بنیں۔

آرائش :

س ۔۹۶ : ایسی خواتین کا گھر سے باہر آرائش گاہوں میں بال بنوانے اور سیٹ کروانے کا کیا حکم ہے جو گھر سے باہر کام کرتی یا پڑھتی ہیں۔
جیسے،
دفتروں میں ملازمت کرنے والی یا کالجوں میں پڑھنے والی لڑکیاں۔

ج : آرائش اور بال بنوانے میں بنیادی طور پر کوئی حرج نہیں ہے۔
لیکن،
اس کا نامحرم سے چھپانا واجب ہے۔

خوشبو :

س ۔۹۷ : عورتوں کا خوشبو لگا کر گھر سے باہر نکلنا کیسا ہے ؟

ج : اگر یہ نامحرم کی نگاہوں کی توجہ کا سبب بنے
یا،
اس سے معاشرتی بگاڑ کا اندیشہ ہو
تو،
ناجائز ہے۔
ورنہ،
ایسا کرنا شرعاً حرام نہیں ہے۔

سلام :

س - ۹۸ : کیا بچوں اور بچیوں کے سلام کا جواب دینا واجب ہے ؟

ج : نابالغ بچہ اور بچی اگر ممیز ہو تو اس کے سلام کا جواب دینا واجب ہے

س - ۹۹ : ایسے سلام کے جواب کا کیا حکم ہے جو "سلام علیکم" یا "السلام علیکم جیسے شرعی الفاظ یا صیغہ میں نہ کیا جائے ؟

ج : نماز کی حالت میں ایسے سلام کا جواب دینا جائز نہیں ۔

البتہ ،

عام حالات میں اگر انسان نماز میں مشغول نہ ہو تو اگر کوئی ایسے الفاظ میں سلام کرے جو عرفاً سلام تصور کیا جاتا ہو جیسے آداب عرض تسلیمات یا Good Morning وغیرہ

تو ،

احتیاطاً اس کا جواب دینا واجب ہے ۔

س - ۱۰۰ : اگر کوئی شخص ایک ہی وقت میں کئی مرتبہ سلام کرے ،

یا ،

کئی اشخاص بیک وقت سلام کریں ،

تو کیا ،

سب کا ایک مرتبہ جواب دینا کافی ہو گا ؟

ج : پہلی صورت میں ایک دفعہ جواب دینا کافی ہے ۔

البتہ ،

دوسری صورت میں ،

ایک ہی جواب اس وقت کافی ہو گا جب وہ ایسے صیغہ سے ہو جو سب کو شامل ہو ،

اور،

اس کے ساتھ ارادہ بھی یہ ہو کہ وہ سب کے سلام کا جواب ہے۔

(جیسے یہ کہے:

وعلیکم السلام جمیعاً)

س ۔۱۰۱ : اگر کوئی شخص کسی ایسی جگہ آئے جہاں کچھ لوگ موجود ہوں اور ان میں سے ایک نماز میں مصروف ہو، اور وہ سب کو یوں سلام کرے:

سلام علیکم جمیعاً

اور ایک یا کچھ لوگ اس کے سلام کا جواب دے دیں،

تو کیا،

نماز میں مشغول شخص کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ بھی الگ سے جواب دے ؟

ج : اگر نمازی کے علاوہ کوئی بھی شخص جواب دے دے تو احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ نماز کے دوران جواب نہ دے۔

تصویر اور فلم :

س ۔۱۰۲ : شادی کی محفلوں میں بعض اوقات لاپروائی کے سبب محرم اور نامحرم کی احتیاط نہیں ہوتی۔

ایسی صورت میں اگر،

خاتون فوٹوگرافر تصویریں کھینچے یا ویڈیو فلم بنائے

تو،

اس کا حکم کیا ہے ؟

ج : نامحرم کے سامنے ہر حال میں خواتین پر اپنا مکمل جسم چھپانا واجب

ہے۔

جہاں تک،

عورتوں کی خاص محفل یا مرد و زن کی مخلوط محفلوں کی تصویر یا فلم بنانے کا تعلق ہے تو اگر،

اس میں نامحرم کو دیکھنا ضروری ہو یا بگاڑ کا اندیشہ ہو تو جائز نہیں۔

علاج :

س ۔ ۴۳ : مردوں کا عورتوں، یا عورتوں کا مردوں کی مرہم پٹی کرنا یا دوا لگانا شرعاً کیا حکم رکھتا ہے؟

ج : جو لوگ شرعاً ایک دوسرے کے محرم ہیں وہ اگر ضرورت کی حدوں کا خیال رکھیں تو ان کا علاج کی خاطر ایک دوسرے کو چھونا یا دیکھنا جائز ہے۔

نکاح :

س ۔ ۴۴ : زنا میں شہرت رکھنے والی عورت سے دائمی یا منقطع نکاح (متعہ) ہو سکتا ہے یا نہیں؟

ج : ایسی عورت سے دائمی یا منقطع نکاح جائز تو ہے،

مگر،

مکروہ ہے۔

س ۔ ۴۵ : جو شخص کسی خاتون سے منقطع نکاح کرنا چاہے تو کیا اس پر واجب ہے کہ وہ پہلے عورت سے پوچھ لے کہ وہ شوہر دار ہے یا نہیں؟

ج : عقد سے پہلے ورت سے اس کی ازدواجی کیفیت پوچھنا مستحب ہے
لیکن،
نہ تو واجب ہے
اور،
نہ ہی عقد کے صحیح ہونے کی شرط ہے۔

س ۔۴۶ : ایسی باکرہ لڑکی کو جو بالغ وراشد ہو اپنے دائمی یا منقطع نکاح کے لئے ولی کی اجازت کی ضرورت ہے یا نہیں؟

ج : ایسی بچی کا نکاح خواہ دائمی ہو یا موقت باپ یا دادا کی اجازت پر موقوف ہے۔

س ۔۴۷ : جس باکرہ بچی کا باپ مر چکا ہو، تو اس کو اپنے دائمی یا موقت نکاح کے لئے کس سے اجازت لینا چاہیئے؟

ج : اگر اس کا سگا دادا موجود ہو تو اسے نکاح کے لئے اس کی اجازت لینا ہو گی۔
ورنہ،
وہ اس بارے میں فیصلہ کرنے کے سلسلہ میں خود مستقل ہے،
اور،
اسے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔

س ۔۴۸ : اگر لڑکی، عقدِ نکاح کے موقعہ پر شرط کرے
کہ،
وہ طلاق کے سلسلہ میں اپنے شوہر کی وکیل ہو گی،
اور،

شوہر اس شرط کو واپس نہیں لے گا۔

پھر،

نکاح کے بعد مشکلیں پیدا ہوں اور،

شوہر شرط واپس لے لے۔

تو کیا،

اس کے باوجود بیوی اس کی دی ہوئی وکالت کے مطابق اپنے آپ کو اس کی طرف سے طلاق دے سکتی ہے؟

ج : اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ ایسی وکالت جس میں رجوع اور معزول کرنے کا حق نہ ہو،

شرط نتیجہ کے طور پر عقد میں شرط کی گئی ہو تو،

شوہر اس قسم کی وکالت کو واپس نہیں لے سکتا۔

اور،

بیوی کو حق حاصل ہو گا کہ جب بھی ضروری ہو اس وکالت کے مطابق،

اپنے کو طلاق دے دے۔

خواہ یہ طلاق،

اسی وقت کیوں نہ دے جب کہ،

شوہر اپنی وکالت واپس لے چکا ہو۔

س-۲۹ : کیا ایڈز، عورت کے ایسے عیوب میں شامل ہے جو نکاح ٹوٹنے (فسخ) کا سبب ہوتے ہیں؟

نیز،

ایڈز کے مریض مردوں سے شادی کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج : عام حالات میں ایڈز نکاح ٹوٹنے اور کا سبب نہیں بنتا۔

البتہ،

اگر عقدِ نکاح کے ضمن میں یہ شرط کرلی جائے کہ عورت یا مرد ایڈز کے مریض نہ ہوں

تو،

ایسا ہو سکتا ہے۔

س ـ ۱۱۰ : اگر کسی نے نکاح منقطع کے بعد دخول نہ کیا ہو،

تو کیا،

اسے پورا مہر ادا کرنا ہوگا؟

ج : مکمل مہر پر بیوی کی ملکیت دخول کے بعد ثابت ہوتی ہے۔

لیکن اگر،

کوئی شخص بیوی کی طرف سے تمکین اور اظہار تمایل کے باوجود دخول نہ کرے یہاں تک کہ مدت تمام ہو جائے،

تو،

اسے بیوی کو پورا مہر دینا واجب ہو جائے گا۔

ازدواجی حقوق :

س ـ ۱۱۱ : کیا بیوی کے لئے واجب ہے کہ؛

اگر،

شوہر کو اذیت ہو تو،

وہ شوہر سے خلوت کے وقت وہ تمام چیزیں اپنے سے دور کرے جو اس کی ذات سے وابستہ ہیں،

حتی کہ،
اپنے ہر قسم کے لباس بھی اتار دے؟

ج: بیوی پر واجب ہے کہ،
وہ ہر اس چیز کو درمیان سے ہٹا دے
جو،
اس کے شوہر کو ناپسند ہے
یا،
لذت حاصل کرنے اور باہمی خوشی کے حصول میں،
رکاوٹ بنتی ہے،
بلکہ،
اگر شوہر مطالبہ کرے تو اس پر،
آرائش،
اور،
جسم کی صفائی،
بھی واجب ہے۔

س-۱۱۲: کیا بیوی کے لئے،
شوہر کی اجازت کے بغیر، شوہر کے گھر سے نکلنا،
جائز ہے؟
اور کیا،
یہ حکم خاص طور سے شوہر کے گھر سے متعلق ہے۔
یا،
ہر اس گھر پر لاگو ہوتا ہے جہاں شوہر موجود ہو،

خواہ وقتی ہی طور پر کیوں نہ ہو ؟

ج : بیوی کے لئے کسی بھی ایسے گھر سے شوہر کی اجازت کے بغیر نکلنا جائز نہیں ہے ،
جو ،
شوہر نے اس کے لئے مہیا کیا ہو ۔

س ۔ ۱۱۳ : اگر شوہر ، بیوی کو اپنے ساتھ سفر پر چلنے کو کہے ،
تو کیا ،
یہ سفر بیوی کے لئے واجب ہو گا ؟

ج : عام حالات میں بیوی پر سفر واجب نہیں ہو گا ۔
البتہ ،
اگر شوہر ، بیوی کو سفر میں ساتھ چلنے کی دعوت اس لئے دے کہ ،
وہ اس دوران اس سے ازدواجی لذتیں حاصل کرنا چاہتا ہے ،
تو ،
اس پر شوہر کی اس دعوت کا قبول کرنا ،
اور ،
شوہر کو تمام لذتیں فراہم کرنا واجب ہو گا ،
سوائے ،
اس کے کہ یہ سفر بیوی کے لئے مشکلات یا ضرر کا باعث ہو ۔

س ۔ ۱۱۴ : کیا ، بیوی کی نذر میں شوہر کی اجازت شرط ہے ؟
اور ،
کیا ، شوہر کو اس کی نذر باطل کرنے کا حق ہے ؟

ج : بیوی کی نذر کی صحت

اور ،

اس کے انعقاد کے لئے ،

شوہر کی اجازت ، شرط ہے ۔

لیکن ،

جب نذر صحیح طور پر منعقد ہو جائے ،

تب ،

شوہر نہ تو اس کو تڑوا سکتا ہے ،

اور ،

نہ ہی باطل کر سکتا ہے ،

اور ،

نہ ہی اسے اس نذر کو پورا کرنے سے روک سکتا ہے ۔

منع حمل :

س ۔ ۱۱۵ : ایسے وسائل کے ذریعہ منع حمل کا کیا حکم ہے ،

جو ،

اعضاء میں نقص کا سبب بنتے ہیں ؟

ج : اگر یہ وسائل ؛

۱ ۔ دائمی بانجھ پن ۔

۲ ۔ فساد یا اخلاقی برائیوں ۔

یا ۳ ۔ کسی عضو میں قابل توجہ نقص ، کا سبب نہ بنیں ،

اور ،

ان وسائل کے بروئے کار لانے میں ؛

الف: نامحرم کا لمس   یا

ب: نامحرم کا نگاہ کرنا

شامل نہ ہو،

تب تو،

جائز ہیں،

ورنہ،

ناجائز ہیں۔

س۔۱۲۹ اس دور میں اضطرار کی حالت میں منع حمل کے سلسلہ میں خواتین کا

ایسے اسپتالوں میں جانے کا کیا حکم ہے،

جہاں،

یہ آلات خواتین ڈاکٹر ہی ڈالتی ہیں؟

ج: مختلف شہروں میں منع حمل اگر لازم بھی ہو

تو،

اس کا فیصلہ،

اس علاقہ کی حکومت کے قوانین سے مربوط ہے۔

اور،

اس میں لوگوں کا اپنے طور سے یہاں وہاں اقدام کرنا جائز نہیں ہے

اس کے علاوہ،

منع حمل، صرف ایک ہی طریقے میں منحصر نہیں ہے۔

جو،

اضطرار کے عنوان سے جائز ہو جائے۔

نیز،
شوہر کے علاوہ کسی بھی شخص کا خواہ وہ عورت ہی کیوں نہ ہو شرمگاہ
کی طرف دیکھنا حرام ہے۔

سقط جنین :

س ۔۱۷۱ : آج کل طبی علوم میں ترقی کے سبب ڈاکٹر حضرات رحم میں جنین
کے ناقص یا کامل ہونے کی تشخیص کر لیتے ہیں۔
ایسی صورت میں،
اگر ڈاکٹر یہ تشخیص دیں کہ،
بچہ ناقص الخلقت یا معیوب پیدا ہو گا،
تو،
ایسے بچوں کے سلسلہ میں والدین اور معاشرہ کی مشکلوں کے پیش
نظر،
سقط جنین،
کا کیا حکم ہے؟

ج : اگر تشخیص کی صحت کو تسلیم کر لیا جائے،
تب بھی،
جنین کا نقص،
اس کے،
اسقاط یا قتل،
کا شرعی جواز فراہم نہیں کرتا۔

فنونِ لطیفہ

مصوری :

س ـ ۱۱۸ : کیا ذی روح کی تصویر بنانا جائز ہے ؟

ج : تصویر بنانے میں کوئی حرج نہیں ،
البتہ ،
مجسمہ سازی نہیں ہونا چاہیئے ۔

موسیقی :

س ـ ۱۱۹ : موسیقی کا کیا حکم ہے ؟
آیا ،
یہ مطلقاً (بالکل) حرام ہے ؟
یا ،
اس میں کچھ شرائط (تفصیل) ہیں ؟

ج : ایسی موسیقی کا سننا حرام ہے جو بیہودہ اور اشتعال انگیز (مطرب) ہو ۔

س ـ ۱۲۰ : کس قسم کی موسیقی مطرب یا بیہودہ ہے ؟
اور ،
ہم اسے کس طرح پہچانیں ؟

ج : مطرب یعنی بیہودہ موسیقی حرام ہے ،
اور ،
یہ مکلف کا کام ہے کہ وہ اسے پہچانے ۔

س ۔۲۱ : حلال اور حرام موسیقی کی حد کیا ہے؟

ج : بیہودہ موسیقی حرام ہے،
اور،
اس کے حدود کا تعین مکلف پر ہے۔

س ۔ ۱۲۲ : مشکوک موسیقی کا کیا حکم ہے ؟

ج : مشکوک یعنی ایسی موسیقی جس میں انسان کو شک ہو
کہ یہ حرام ہے یا حلال،
کا سننا جائز ہے۔

س ۔ ۱۲۳ : کسی قسم کی موسیقی مطرب یا بیہودہ ہے اور ہم اسے کس طرح
پہچانیں ؟

ج : یہ مکلف کا کام ہے کہ وہ اسے پہچانے۔

س ۔ ۱۲۴ : جمہوری اسلامی ایران کے ریڈیو اور ٹی وی سے نشر ہونے والی نغمگیں
آوازوں اور موسیقی کا کیا حکم ہے،
خاص طور سے اس وقت جب،
انسان کو اس کے بیہودہ ہونے یا نہ ہونے میں شک ہو ؟

ج : اگر اس بات میں شک ہو کہ اسے بیہودہ کہا جا سکتا ہے یا نہیں ؟
تو،
اس کا سننا حرام نہیں ہے۔

بمتذل موسیقی :

س ـ ۱۲۵ : شادی بیاہ کی محفلوں میں مبتذل موسیقی کا سننا کیسا ہے ؟

ج : خواتین کی ان محفلوں میں جو شادی سے متعلق ہوتی ہیں اس قسم کی موسیقی سننے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

آلاتِ موسیقی :

س ـ ۱۲۶ : ڈھول اور باجوں تاشوں کے شادی بیاہ کی محفلوں میں استعمال اور ان کی خرید و فروخت کا کیا حکم ہے ؟

ج : اگر یہ صرف لہو ولعب کے آلات شمار ہوتے ہیں ،
تو ،
ان کی خرید و فروخت ، حفاظت اور استعمال حرام ہے ۔

س ـ ۱۲۷ : لبنان میں کچھ ایسے گروہ ہیں جو ،
اسلامی نغمے بناتے ہیں ،
اور ،
ان میں آلاتِ موسیقی استعمال کرتے ہیں ،
نیز ،
یہ گروہ اسلامی معاشرہ میں بہت اہمیت رکھتے ہیں ۔
تو کیا ،
ان نغموں میں آلاتِ موسیقی کا استعمال جائز ہے ؟

ج : حلال معاملات ،
جیسے ،
ملی نغمے وغیرہ

کے لئے،
آلاتِ موسیقی کے استعمال میں،
شرعاً کوئی ممانعت نہیں ہے۔

تالیاں :

س ۔۱۲۸ : کیا،
مذہبی جلسوں میں،
تالیاں،
اور،
خوشی کی موسیقی بجانا،
ناجائز ہے؟

ج : تالیاں بجانے کا جو عام طریقہ ہے،
اس میں کوئی حرج نہیں۔
اسی طرح،
اگر موسیقی بیہودہ نہ ہو
تو،
کوئی حرج نہیں،
ورنہ جائز نہیں ہے۔

س ۔۱۲۹ : شادیوں وغیرہ میں تالیاں بجانے کا کیا حکم ہے؟

ج : شادیوں، خوشی کی محفلوں،
نیز،
تائید و تشویق،

یا،

اس طرح کے دوسرے موقعوں،

پر،

رائج اور متداول انداز سے تالیاں بجانا جائز ہے۔

گانا :

س ۔ ۱۳۰ : کیا، خواتین کا خواتین کے درمیان گانا گانے میں کوئی حرج ہے ؟

ج : کوئی حرج نہیں ۔

نامحرم کی آواز :

س ۔ ۱۳۱ : درج ذیل صورتوں میں نامحرم کی آواز سننا کیسا ہے :

الف : تلاوتِ قرآن ۔

ب : نوحہ و مرثیہ ۔

ج : ملی اور جنگی نغمے ۔

د : موسیقی کے ساتھ ایسے شعر اور مرثیوں کا گانا جو حزن و ملال پیدا کرے ۔

ھ : مقالات اور اشعار ۔

و : عام گفتگو ۔

ز : ہنسی اور رونا ...... ؟

ج : ان تمام صورتوں میں نامحرم کی آواز اگر فقط اس عنوان سے سنی جائے کہ وہ نامحرم کی آواز ہے،

تب تو،

اس کے سننے میں کوئی حرج نہیں ۔
لیکن ،
اگر جنسی ہیجان پیدا کرنے کے لئے سنی جائے ،
یا ،
معاشرہ میں بگاڑ کا سبب بنے
تو ،
اس کا سننا جائز نہیں ۔

ایکٹنگ :

س ۔ ۱۳۲ : جو ایکٹریسیں مختلف فلموں میں ، مختلف لوگوں کی بیویوں کا کردار ادا
کرتی ہیں ،
ان کا ،
کیا حکم ہے ؟

ج : اگر وہ حجاب کا خیال رکھیں ،
تو ،
اس میں کوئی حرج نہیں ،
سوائے ،
ان خاص موارد کے
جو ،
برائیاں پیدا کرتے ہیں ۔

تفریحات

شطرنج :

س ـ ۱۳۳ : شطرنج کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے ؟

ج : جس مکلف پر یہ واضح ہو چکا ہو کہ ،
شطرنج کے مہرے ،
اب ،
آلاتِ قمار شمار نہیں ہوتے ،
نیز ،
اس کے ساتھ کھیلنے والا بھی قمار بازی یا جوا نہ کھیل رہا ہو ،
تو ،
اس کے لئے ،
نفع و نقصان کے ارادہ کے بغیر ،
اس کا کھیلنا جائز ہے ۔

مختلف کھیل :

س ـ ۱۳۴ : آج کل کے نوجوان جوئے (پیسوں کی ہار جیت) کے بغیر جو مختلف کھیل کھیلتے ہیں ،
ان کا ،
فقط کھیل اور تفریح کے لئے کھیلنا جائز ہے یا نہیں ؟

ج : فکری اور جسمانی ورزش کے کھیلوں میں اس وقت تک کوئی حرج نہیں ،

جب تک ،

ان میں کوئی ایسا عمل شامل نہ ہو جو شرعاً حرام ہے ۔

س ۔۱۳۵ : کیا ایسے کھیلوں میں پیسے یا کسی اور چیز کی شرط لگانا جائز ہے ،

جو ،

نبیادی طور پر جوئے کے لئے ایجاد نہیں ہوئے ہیں ؟

ج : ان میں بھی شرط لگانا جائز نہیں ہے ۔

متفرقات

س ۔۱۳۶ : جادو سحر کا سیکھنا اور اس کا کرنا ،

اس طرح ،

روحوں ، ملائکہ اور جنوں کا بلانا ،

جائز ہے یا نہیں ؟

ج : سحر پر عمل اور اس کا سیکھنا شرعاً حرام ہے ۔

البتہ ،

اگر کوئی ایسی معقول ضرورت ہو جو شرعاً جائز ہو ،

تب اس ضرورت کی خاطر ،

سحر سیکھا اور کیا جا سکتا ہے ،

اسی طرح ،

روحوں ، ملائکہ ، اور جنوں کے بلانے کا حکم ،

اپنے ،

موقع و محل ، اسباب اور وسائل کے اعتبار سے فرق کرتا ہے ۔

س ۔ ۱۳۷ : مرد دوکانداروں کے لئے عورتوں کے زیر جاموں کا بیچنا کیسا ہے ؟

ج : اگر اس سے اخلاقی برائیاں نہ پھیلیں تو جائز ہے ۔



رهبر انقلاب اسلامی و ولی امر مسلمین و مرجع جهان تشیع

آیة الله العظمی حاج سید علی حسینی خامنه ای مدظله العالی